بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ اِنَّ مَتَاعَ الْغُرُوْرِ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# روزنامہ الفضل ربوہ

یومیہ سہ شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر
رفیق دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۱۹ اخاء ۱۳۴۴ ہش ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۸۵ھ ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۵ء | نمبر ۲۳۹

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۸ اکتوبر بوقت ۹½ بجے صبح

پرسوں اور کل حضور کو پھوڑے کی وجہ سے تکلیف رہی اور حرارت بھی رہی۔ ضعف کی تکلیف بھی رہی۔ رات ابتداء میں تو نیند آگئی۔ پچھلی رات ٹانگ میں درد کی وجہ سے بے چینی رہی۔

احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# یقین اور معرفت کے نتیجہ میں قوت اور شجاعت پیدا ہوتی ہے

## یقین موت کو بھی آسان کر دیتا ہے اسی لئے شہادت کی موت سہل ہے

(۱) "یقین ایک ایسی شے ہے جو انسان کو ایک قوت اور شجاعت عطا کرتا ہے۔ یقین معلومات سے بڑھتا ہے اور جب معلومات وسیع ہوں تو یقین کی قوت سے ایک ماتحت اپنے افسر کے سامنے اپنے مقصد کو بیان کرنے سے نہیں ڈرتا لیکن اگر معلومات کم ہوں تو یقین میں بھی ایک قسم کی کمزوری ہوگی اور پھر خواہ وہ افسر بھی ہو تو اسے بھی دبنا پڑتا ہے۔ یہ صحیح بات ہے کہ زندگی اور طاقت تب پیدا ہوتی ہے جب پورا علم ہو اس وقت انسان اپنے آپ کو مشکلات میں ڈالتا ہوا بھی پرواہ نہیں کرتا جیسے صحابہؓ جو یقین اور معرفت کے نور سے بھر کر دل میں ایک قوت اور شجاعت رکھتے تھے وہ بادشاہوں کے سامنے کس دلیری سے جا بولے۔ یقین ایسی چیز ہے جو موت کو بھی آسان کر دیتا ہے۔ اسی لئے شہادت کی موت سہل اور آسان ہے۔ اگر ایک سچے مسلمان کو قتل کی دھمکی دی جاوے تو وہ قتل اس کو سہل معلوم ہوگا۔ یقین ایک روحانی مسکن ہے۔ شہادت کی موت والا دنیا اور طولِ امل کو طاق پر رکھ دیتا ہے۔ غرض انسان کو یقین حاصل کرنا چاہیئے اس سے پہلے کہ وہ فلسفہ اور طبعیات میں ترقی کرے ؎

اے کہ خواندی حکمتِ یونانیاں
حکمتِ ایمانیاں را ہم بخواں

جس نے حکمتِ ایمان نہیں پڑھی وہ مُردہ پرست ہی رہا۔"

(۲) "جوں جوں انسان بڈھا ہوتا جاتا ہے دین کی طرف بے پروائی کرتا جاتا ہے یہ نفس کا دھوکا اور سخت غلطی ہے جو موت کو دُور سمجھتا ہے۔ موت ایک ایسا ضروری امر ہے کہ اس سے کسی صورت میں بچ نہیں سکتے اور وہ قریب ہی قریب ہے۔ ہر ایک نیا دن موت کے زیادہ قریب کرتا جاتا ہے۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ بعض آدمی اوائل عمر میں بڑے نرم دل تھے لیکن آخر عمر میں آکر سخت ہو گئے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ نفس دھوکا دیتا ہے کہ موت ابھی بہت دُور ہے۔ حالانکہ بہت قریب ہے۔ موت کو قریب سمجھو تا کہ گناہوں سے بچو۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۹۵-۲۹۶)

## اخبار احمدیہ

— ٥ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع جو اواخر اکتوبر میں ہونا تھا ملکی حالات کی وجہ سے منعقد نہیں ہوگا۔ البتہ جلسہ سالانہ کے ایام میں انشاء اللہ وقت کی رعایت سے شوریٰ انصار اللہ کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوگا۔ عہدہ داران مجلس اور احباب مطلع رہیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

— ٥ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا سالانہ اجلاس مورخہ ۲۲ اکتوبر کو بعد نماز جمعہ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر تعمیر ہال میں انشاء اللہ العزیز ۲½ بجے زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب شروع ہوگا۔ اجلاس ۲۳ اکتوبر کو قبل دوپہر تک جاری رہے گا۔ تمام خدام اطفال اور دیگر احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔ (مہتمم مقامی)

— ٥ مکرم مولوی عنایت اللہ خان صاحب خلیل سابق مبلغ مشرقی افریقہ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ کو تین چار ماہ سے بازو پر چوٹ آئی ہوئی ہے۔ علاج معالجہ کے باوجود ابھی تک افاقہ کی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ مکرم مولوی صاحب بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ ان کی اہلیہ صاحبہ محترمہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۵ء

# سورن ہندوؤں کی منطق

اس وقت کشمیر کا معاملہ پھر سلامتی کونسل کے پاس ہے۔ یہ معاملہ آج سے سترہ سال پہلے خود بھارت اقوام متحدہ کی انجمن میں لے گیا تھا اور اس وقت سے لیکر آج تک یہ لٹکتا چلا آتا ہے۔ سلامتی کونسل کا ریکارڈ بتاتا ہے کہ اس معاملہ کو اتنی دیر لٹکائے رکھنے کی تمام تر ذمہ داری بھارت پر عائد ہوتی ہے بھارت بعض بڑی اقوام کو ورغلا کر اپنا مطلب نکالتا رہا ہے۔ بھارت نے اس امر سے یہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ کہ وہ اب کشمیر کا جزو لاینفک کہنے لگا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں بھارت کے وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پھر اس ادعا کا اعادہ کیا ہے اور کہا ہے کہ قانوناً۔ دستوراً۔ اخلاقاً اور عوام کی رضامندی کی بناء پر ریاست جموں اور کشمیر بھارت کا لاینفک حصہ بن گئی ہے۔

حیرت ہے کہ سردار سورن سنگھ جنرل اسمبلی کی آنکھ میں جس میں ہر رکن ملک کے بہترین سیاست دان جمع ہیں۔ اس طرح دن دہاڑے خاک جھونکنا چاہتے ہیں اور ڈرا نہیں شرماتے۔ وہ چار باتیں جن کی بناء پر وہ ریاست کو بھارت کا لاینفک حصہ قرار دیتے ہیں۔ ان میں سے ایک بات بھی ایسی نہیں ہے جس کو ارکان اسمبلی سردار سورن سنگھ کا صریح جھوٹ قرار نہیں دیتے۔ دنیا کے عوام نے سردار صاحب کے اس جھوٹ کو اتنا واضح کر دیا ہے کہ سوائے سورن ہندوؤں کے کسی غلام کے جس نے پیٹ کی خاطر اپنے آقاؤں کے لئے جھوٹ بولنے کو اپنا پیشہ بنا لیا ہو بغیر شرم کئے اقوام کی بھری مجلس میں ایسے الفاظ نہیں کہہ سکتا۔

اصل بات یہ ہے کہ بھارت کے فاشی سورن ہندوؤں کے سیاسی سرکس میں سردار سورن سنگھ سنگھ یعنی شیر کا پارٹ ادا کر رہے ہیں۔ ورنہ اگر وہ اپنی قوم سکھوں کے ہی حالیہ بیانات کے آئینہ میں اپنی شکل دیکھتے تو ایسے الفاظ ان کی زبان سے کبھی نہ نکل سکتے۔ سردار فتح سنگھ پنجابی صوبہ کے لئے بھوک ہڑتال کرنا چاہتے تھے۔ شاستری صاحب نے انہیں اس وعدہ کے ساتھ روک دیا کہ پنجابی صوبہ کے مالہ ما علیہ کے متعلق غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے انہیں یہ باور کرایا گیا کہ پنجابی صوبہ ضرور بنایا جائے گا مگر جب لڑائی ظاہر ذرا ٹھنڈی ہوئی تو مشرقی پنجاب کے وزیر اعظم نے ایسے الفاظ کہے جن سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ سنت فتح سنگھ کسی پنجابی صوبہ کے وہم و گمان میں نہ رہیں۔

پھر سردار تارا سنگھ نے ابھی حال ہی میں سورن ہندوؤں کے عزائم سے پردہ اٹھایا ہے اور بتایا ہے کہ بھارت میں کس قسم کی جمہوریت ہے۔ آپ نے تو لگی لپٹی رکھے بغیر صاف صاف کہہ دیا ہے کہ سورن ہندو بھارت کی تمام اقلیتوں کو مٹا دینا چاہتے ہیں جس میں سکھ بھی شامل ہیں

سردار سورن سنگھ اگر واقعی سکھ ہیں تو اپنے لیڈروں کے الفاظ پر غور فرمائیں اور پھر سینہ پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ کیا سورن ہندوؤں کا ریاست کشمیر پر قانوناً دستوراً اخلاقاً اور ریاست کے عوام کی رضامندی سے قبضہ ہے اور اس طرح وہ بھارت کا جزو لاینفک بن گئی ہے

سردار صاحب ذرا اس قانون کی وضاحت کر دیں جس کی رو سے بھارت ریاست پر قابض ہے۔ وہ قانون ہی ایسا ہے جیسا کوئی جابر کہتا ہے کہ ہماری مرضی ہی قانون ہے۔ جونا گڑھ میں جو قانون تھا وہ ریاست جموں و کشمیر میں الٹ جاتا ہے کیا یہی وہ قانون ہے جس سے ریاست بھارت کا جزو لاینفک بن گئی ہے۔

دوسری چیز دستور ہے یعنی چونکہ اب بھارت نے اپنے مقبوضہ حصہ پر بھارت کا دستور نافذ کر دیا ہے۔ اس لئے ریاست بھارت کا دستوراً بھی اٹوٹ حصہ بن گئی ہے۔ یہ ایسی ہی بات ہے۔ جیسے کوئی ڈاکو یا چور کہے کہ جناب چونکہ چوری کا مال ہم نے اپنے صندوق میں رکھ لیا ہے۔ اس لئے اب یہ چوری کا مال نہیں رہا۔ سردار سورن سنگھ اگر سورن ہندوؤں کے طرز پر سوچا چھوڑ دیں تو ان کو معلوم ہو سکتا ہے کہ چوری کا زیور خواہ سنار پگھلا کر ڈلی میں تبدیل کر دے یا اس کا کوئی اور زیور بھی بنا لے تو پھر بھی وہ مال مسروقہ ہی رہتا ہے۔

تیسری بات جو سردار سورن سنگھ نے کہی ہے وہ "اخلاقاً" ہے۔ سردار صاحب کا یہ ادعا سنکر تو ارکان اسمبلی واقعی بھونچکا رہ گئے ہوں گے۔ اخلاق اور سورن ہندو بالکل دو متضاد چیزیں ہیں وہ جھوٹوں کا سلسلہ جو بھارت نے جاری کر رکھا ہے۔ دنیا اس سے چیخ اٹھی ہے اور یہاں تک کہنے پر مجبور ہو گئی ہے کہ بھارت کی لگاتار مکاری سے ہم سیر ہو چکے ہیں۔ بھارت کا معیار اخلاق وہ نہیں ہے جو تمام دنیا کا معیار اخلاق ہے۔ اگر سورن سنگھ "سورنی" اخلاق کی وضاحت بھی ساتھ کر دیتے تو دنیا کو اتنا حیرت زدہ ہونے کی ضرورت نہ رہتی۔ مثلاً اگر وہ یہ کہتے کہ جی ہمیں اس میراثی کی میراث ملی ہے۔ جس نے سارے گاؤں کے مقابلہ میں اپنی بھینس کا دودھ بجائے سفید ہونے کے کالا ہونے کا ادعا کیا تھا۔ اور شرط باندھ کر جب گھر آیا تو اس کی اہلیہ نے کہا تم ہار جاؤ گے تو کہنے لگا ذرا وقت آ لینے دو میں دکھا دوں گا کہ میں نہیں ہارونگا۔ چنانچہ جب وقت مقررہ پر سارا گاؤں اس کی بھینس کا دودھ دیکھنے کے لئے آیا اور دودھ ڈھنے لگے تو میراثی جھٹ کہنے لگا۔ "دیکھ لو دودھ کالا ہے۔" ادھر سارا گاؤں دودھ کو سفید کہہ رہا تھا اور ادھر میراثی دودھ کو بار بار کالا کہتا چلا جاتا تھا اگر اگر سردار سورن سنگھ دنیا کے ساتھ یہی ٹرک کھیلنا چاہتے ہیں تو الگ بات ہے۔ مگر ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ سلامتی کونسل تو وہی کرے گی جو اس کو اپنی آنکھوں سے نظر آتا ہے جس طرح میراثی کی ضد سے دودھ کالا نہیں ہو سکتا اسی طرح بھارت کی ضد سے اسکی کذب طرازیاں اخلاق نہیں بن سکتیں۔

باقی رہی عوام کی رضامندی تو سردار سورن سنگھ سلامتی کونسل کا ریکارڈ ملاحظہ فرمائیں۔ جس کے مطابق سلامتی کونسل سے کشمیریوں کا مطالبہ ہے کہ انہیں حق خود ارادیت کا حق دیا جائے۔ اور سلامتی کونسل اپنے اختیارات کو استعمال کر کے اپنی ذمہ داری کو عدل و انصاف سے نبھائے اور مورخوں کی چیخ و پکار کی کوئی پرواہ نہ کرے۔

پھر کشمیریوں کی ان سرگرمیوں کو بھی جن سے ہندوستان دوچار ہے ملاحظہ کیجئے کیا لوگوں کی مرضی یہ ہے کہ بھارت بے شک کشمیریوں کے لیڈروں کو جیل میں ٹھونستا چلا جائے۔ گاؤں کے گاؤں جلا ڈالے۔ ہزاروں خاندانوں کو تباہ حال کر کے آزاد کشمیر کی طرف ہانک دے مگر وہ سورن ہندوؤں کا دامن نہیں چھوڑیں گے اگر کشمیریوں نے اس قسم کا کوئی عہد کیا ہوا ہے پھر تو واقعی ہندو کشمیر پر درست طور پر قابض ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ نہرو مونٹ بیٹن اور دوسرے بھارتی بڑے بڑے لیڈروں نے بار بار یہ اعلان کیا ہے۔ کہ وہ کشمیر میں غیر جانبدارانہ استصواب کرائیں گے۔ جب تک ایسا استصواب نہ ہو جائے۔ اس وقت تک ایسا دعوے کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ اگر کشمیری واقعی ہندوؤں کی حکومت چاہتے ہیں۔ تو پھر وعدوں کے باوجود اس سے گریز کیوں ہے۔ اور اتنی خون ریزی کیوں کی گئی ہے؟

---

# صحابہؓ کی پھر شان لیکر اٹھو

جنوں ضبط ہیجان لے کر اٹھو
اٹھو جوش ایمان لے کر اٹھو

ہیں سونی پڑیں وادیاں گھاٹیاں
زبانوں پہ قرآن لے کر اٹھو

اٹھو حق و باطل میں پھر چھڑ گئی
ہتھیلی پہ پھر جان لے کر اٹھو

الٹنا ہے باطل کا تختہ اگر
تو سانسوں میں طوفان لے کر اٹھو

نہ قیصر رہے اور نہ کسریٰ رہے
صحابہؓ کی پھر شان لے کر اٹھو

تنویر

ماضی کے خزانے

# نماز سے متعلق ضروری مسائل

رقمہ فرمودہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ

(۲)

## دو ارکان نماز میں وقفہ

نماز کا یہ ایک شرعی مقررہ اصل ہے کہ اس کے ہر رکن میں انسان اتنا ضرور ٹھہرے کہ وہ رکن دوسرے رکن سے ممتاز نظر آئے لیکن افسوس ہے کہ آجکل عام حنفی اور ان میں سے نکل کر احمدی ہونے والے بہت سے احباب نماز میں دو جگہ اس اصل کو توڑتے ہیں۔ اول رکوع سے سر اٹھا کر بجائے اسکے کہ وہ اطمینان سے تھوڑی دیر سیدھے کھڑے رہیں۔ وہ رکوع سے سر اٹھاتے ہی بغیر سیدھا کھڑا ہونے کے لئے فوراً سجدہ میں جانے کے لئے جھک جاتے ہیں۔ دوم پہلا سجدہ کر کے بجائے اس کے کہ وہ اطمینان سے بیٹھ جائیں اور پھر پندرہ بیس سیکنڈ ٹھہر کر دوسرے سجدہ میں جائیں۔ پہلے سجدہ سے سر اٹھا کر بغیر سیدھا بیٹھنے کے دوسرے سجدہ میں چلے جاتے ہیں اور یہ دونوں فعل سخت ناپسندیدہ اور منع ہیں۔ پس ضروری ہے کہ رکوع سے سر اٹھا کر انسان سیدھا کھڑا ہو اور ٹھہر کر سجدہ میں جھکے۔ نیز ضروری ہے کہ پہلا سجدہ کر کے انسان سیدھا اطمینان سے بیٹھ جائے اور ٹھہر کر دوسرے سجدہ میں جائے۔ اس بارہ میں چند احادیث لکھی جاتی ہیں:۔

الف:۔ حدیث بخاری میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے حضورؐ سے نماز کی ترکیب پوچھی تو آپؐ نے اسے جو جواب دیا اس میں جو حصہ اس مسئلہ کے متعلق ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:۔

ثم ارکع حتی تطمئن راکعاً ثم ارفع حتی تعتدل قائماً ثم اسجد حتی تطمئن ساجداً ثم ارفع حتی تطمئن جالساً ثم اسجد حتی تطمئن ساجداً۔

یعنی جب تو رکوع کرے تو رکوع میں اطمینان سے ٹھہرا رہ پھر رکوع سے سر اٹھا اور ٹھیک سیدھا اطمینان سے کھڑا رہ پھر سجدہ میں جا اور اطمینان سے سجدہ میں رہ۔ پھر پہلے سجدہ سے سر اٹھا اور اطمینان سے بیٹھ جا پھر دوسرے سجدہ میں جا اور اطمینان سے سجدہ میں پڑا رہ۔

(ب) عن البراء بن عازب قال کان رکوع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسجودہ واذا رفع راسہ من الرکوع وبین السجدتین قریباً من السواء

یعنی براءؓ بن عازب سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور آپؐ کا سجدہ اور آپؐ کا رکوع کے بعد کھڑا ہونا اور آپؐ کا دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا وقت کے لحاظ سے قریباً برابر ہوتا تھا یعنی جتنی دیر آپؐ رکوع میں لگاتے قریباً اتنی دیر ہی آپؐ رکوع کے بعد کھڑے رہتے اور جتنی دیر آپؐ سجدہ میں لگاتے قریباً اتنی ہی دیر آپؐ دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے میں لگاتے۔

(ج) عن ثابت عن انسؓ قال تخالوا ان اصلی بکم کما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بنا قال ثابت کان انس اذا رفع راسہ من الرکوع قام حتی یقول القائل قد نسی وبین السجدتین حتی یقول القائل قد نسی۔

یعنی ثابتؓ سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ صحابی ہماری مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا کہ آؤ میں تمہیں نماز پڑھاؤں گا اور تمہیں نماز سکھانے کے لئے میں کوشش کر کے بعینہٖ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح نماز پڑھوں گا۔ ذرا کمی نہ کروں گا۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت انسؓ نماز میں رکوع کے بعد اتنا عرصہ کھڑے رہتے کہ بعض مقتدی سمجھتے کہ آپؐ بھول گئے ہیں اور دو سجدوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھتے کہ بعض مقتدی سمجھتے کہ آپؐ بھول گئے ہیں۔

یہ تین حدیثیں احباب کی واقفیت کے لئے کافی ہیں اس لئے آئندہ احمدی دوست رکوع کے بعد سیدھے اطمینان سے کھڑے ہو کر اور ٹھہر کر سجدہ میں جائیں۔ نیز پہلے سجدہ کے بعد اطمینان سے بیٹھ کر اور ٹھہر کر دوسرے سجدہ میں جائیں اور دونوں وقفوں میں جلدی نہ کریں اور پہلے وقفہ میں کم سے کم اتنا ضرور قیام کریں کہ جس میں ٹھہر ٹھہر کر

سمع اللہ لمن حمدہ
ربنا لک الحمد حمداً
کثیراً طیباً مبارکاً فیہ۔

کہہ سکیں۔

اور دوسرے وقفہ میں کم از کم اتنی دیر ضرور بیٹھیں کہ جس میں ٹھہر ٹھہر کر

رب اغفرلی وارحمنی
وارزقنی واھدنی
واجبرنی وعافنی

کہہ سکیں۔

## دوڑ کر یا تیز چل کر نماز باجماعت میں ملنا منع ہے

بعض لوگ جب مسجد میں پہنچتے ہیں اور امام کو رکوع میں پاتے ہیں یا رکوع کرنے کے وہ قریب ہوتا ہے تو اس خیال سے کہ رکوع میں شامل ہو کر ہم یہ رکعت پا سکتے ہیں۔ اپنی معمولی اطمینان والی رفتار کو چھوڑ کر جلدی کرتے ہیں اور دوڑ کر یا عام رفتار کو تیز کر کے امام کے ساتھ نماز میں شریک ہو جاتے ہیں لیکن یہ امر بالکل ناجائز ہے کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے سخت ناپسند کیا ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں لکھا ہے:۔

بینما نحن نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اسمع جلبۃ رجال فلما صلی قال ماشانکم قالوا استعجلنا الی الصلوٰۃ قال فلا تفعلوا اذا اتیتم الصلوٰۃ فعلیکم بالسکینۃ فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا۔

یعنی راوی کہتا ہے کہ ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک آپؐ نے پاؤں کی آہٹ اور قدموں کا شور سنا۔ آپؐ نے نماز سے فارغ ہو کر لوگوں سے پوچھا کہ یہ آہٹ اور شور کیسا تھا۔ لوگوں نے کہا کہ حضور ہم لوگ نماز میں شامل ہونے کے لئے چونکہ جلدی جلدی چل کر آئے اس لئے یہ ہمارے چلنے کی آواز تھی۔ آپ نے فرمایا کہ دیکھو آئندہ ایسا نہ کرنا بلکہ جب تم لوگ نماز کو آؤ تو سکینت وقار اور اطمینان سے چل کر آؤ جلدی نہ کرو اور دوڑو مت بلکہ جتنی نماز مل جائے اتنی امام کے ساتھ پڑھ لو اور جو حصہ رہ جائے وہ بعد میں پورا کر لو۔

اس حدیث سے اس امر کی سخت ممانعت ہے کہ نماز کے کسی حصہ کے پانے کے لئے انسان اپنی وقار اور اطمینان والی رفتار میں تیزی پیدا کرے بلکہ خواہ امام رکوع میں ہو خواہ کسی اور رکن میں نماز میں شامل ہونے والے کو قطعاً اپنی عام وقار والی رفتار میں ذرا بھی تیزی پیدا نہ کرنی چاہیئے لیکن افسوس ہے کہ آجکل لوگ رکوع میں ملنے کے لئے بھاگ اور دوڑ شروع کر دیتے ہیں اور وقار وغیرہ سب بھول جاتے ہیں حالانکہ اس رکوع میں ملنے کا کیا فائدہ جو رکوع کا حکم دینے والے کی ناراضگی کا موجب ہو اور اس نماز کو حاصل کرنے کا کیا نتیجہ جو نماز کی قدر کرنے والے کی ناخوشی کا سبب ہو۔

امید ہے کہ دوست آئندہ اس امر کا خصوصیت سے خیال رکھیں گے اور رکوع میں ملنے کی خاطر قطعاً وقار کو ہاتھ سے نہ دیں گے۔

(الفضل ۱۰ ستمبر ۱۹۳۶ء)

# ضروری اعلان

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے بہت سے دوست بارڈر سے اٹھ کر کیمپوں میں آ گئے ہیں۔ حالات نے ان کو مجبور کیا کہ وہ بغیر کسی کپڑے یا سامان کے وہاں سے محفوظ جگہوں پر پہنچ جائیں۔ موسم بہت جلد تبدیل ہو رہا ہے اور ان لوگوں کو کپڑوں کی ضرورت ہو گی۔ مثلاً بستر۔ لحاف۔ کھیس۔ سویٹر اور پہننے کے دوسرے کپڑے۔ اسلئے تمام احمدی جماعتیں اپنے اپنے دائرۂ عمل میں پارچات وغیرہ اکٹھا کر کے جلد سے جلد مرکز میں بھجوائیں تاکہ متاثرہ علاقوں میں بھجوائے جائیں۔ ان ایام میں جماعت کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ دیر کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ ہمارے بہت سے بھائی موسم کی تبدیلی کی وجہ سے تکلیف اٹھائیں۔ یہی وقت ہے کہ جس میں قربانی اور ایثار کی اشد ضرورت ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور اپنے بھائیوں کی مدد فرمائیں گے۔ خدا وند تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(ناظر امور عامہ)

# مکرم عبدالوحید خان صاحب سنوری مرحوم

(مکرم محمد محمود خان صاحب سنوری)

میرے چھوٹے بھائی عبدالوحید خان صاحب یکم اکتوبر ۱۹۶۵ء کو گوجر خان میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون وفات کے وقت مرحوم کی عمر ستر سال کے قریب تھی۔ ہمارے والد خان رجب علی خان صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے اور اس لحاظ سے ہم سب بھائی اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیدائشی احمدی ہیں۔ عبدالوحید خان صاحب مرحوم بھی پیدائشی احمدی تھے۔ بعد میں ۱۹۰۳ء میں بذریعہ خط انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔ گو حضور کی زندگی میں شرف زیارت حاصل نہ کر سکے۔ مرحوم سنور ریاست پٹیالہ کے رہنے والے تھے پٹیالہ میں محترم حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب سے کمپونڈری سیکھی اور پھر اس کو اپنے روزگار کا ذریعہ بنائے رکھا

گذشتہ پانچ ماہ سے بازو میں پہلے رسولی کی تکلیف تھی۔ پھر یہ تکلیف بڑھتی گئی اور کینسر تشخیص کیا گیا اور آخر اس بیماری سے یکم اکتوبر کو جمعہ کے دن ۵½ بجے کے قریب اللہ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خدمت گذاری اور مہمان نوازی کا جذبہ رکھتے تھے۔ احمدیت کے لئے دل میں بہت غیرت اور جوش تھا۔ جہاں بھی رہے اپنے علم اور استعداد کے مطابق اصلاح وارشاد کا فرض ادا کرتے رہے۔ ۱۹۱۴ء سے ہمیشہ جلسہ سالانہ میں شریک ہوتے رہے اور گذشتہ سال تو غیر معمولی حالات میں اللہ تعالیٰ نے ان کو قادیان کے جلسہ سالانہ میں جانے کا شرف بھی عطا فرمایا۔ ایسے وقت میں ان کا پاسپورٹ بنا کہ وہ قافلہ میں شمولیت کے لئے مرکز کو درخواست نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن قافلہ کے جانے سے پہلے پہلے انہوں نے اپنے تمام کاغذات مکمل کر کے مرکز سے پھر بھی درخواست کر دی اور بامید منظوری لاہور پہنچ گئے۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے احسان سے انہیں نظارت خدمت درویشاں کی طرف سے قافلہ میں شامل کر لیا گیا۔ میں خود بھی قادیان جا رہا تھا۔ ہم دونو بھائیوں نے اسے محض اللہ کا فضل اور احسان سمجھا اور قادیان پہنچکر ہم دونو نے بھی خاص دعاؤں سے حصہ لیا الحمد للہ۔

پہلی بیوی سے اولاد نہیں تھی۔ اس کی وفات کے بعد گوجر خان ہی میں انہوں نے دوسری شادی ایک بیوہ خاتون سے کی۔ اس کے پچھلے بچوں کو بھی محبت اور ہمدردی سے پالا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ اپنے اپنے کاروبار میں مصروف ہیں۔ ان کی اپنی دو بچیاں ہیں۔ بڑی کی عمر ۱۵ سال اور چھوٹی کی عمر ۹ سال ہے

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ ان کی کفالت کے بہتر سامان فرمائے اور ہدایت پر قائم رکھے۔

جماعت احمدیہ گوجر خان ضلع راولپنڈی کے دوستوں نے اپنی کم تعداد کے باوجود مرحوم کی تدفین میں بہت امداد فرمائی بلکہ سارا بوجھ انہوں نے خود اٹھایا۔ اللہ تعالیٰ جزاء عطا فرمائے۔ آمین

میں سب دوستوں سے مرحوم بھائی کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

(خاکسار محمود خان سنوری۔ محلہ اکال گڑھ راولپنڈی)

# تبدیل شدہ بس

ایک غیر از جماعت دوست لاہور سے سرگودھا جانے والی طارق بس میں پنڈی بھٹیاں سے سوار ہوئے تھے۔ اس بس میں ایک احمدی دوست بھی سفر کر رہے تھے۔ جن کا بکس ان سے بدل گیا ہے۔ احمدی دوست جہاں کہیں بھی ہوں اپنا بکس مندرجہ ذیل پتہ پر بھیجکر تبدیل کرا لیں۔ مولوی اسمٰعیل صاحب اکاؤنٹنٹ متصل جامع مسجد بہاولپور۔

(غلام احمد دفتر چیف انجینئر محکمہ انہار بہاولپور)

**درخواست دعا** میرے والد بزرگوار ماسٹر مولاداد صاحب آنکھوں کا اپریشن مورخہ ۱۳ کو گوجرہ میں ہوا ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (عبدالمجید ناصر محلہ دارالیمن ربوہ)

# افراد جماعت کی دو اہم ذمہ داریاں

## جملہ افراد کو وصیت کرنی چاہیئے اور اپنی ساری زندگی تقویٰ سے بسر کرنی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی وفات کی اطلاع پا کر رسالہ الوصیت تحریر فرمایا جس میں جماعت کے مستقبل اور سلسلہ کی عظیم الشان ترقی کے ذکر کے ساتھ ساتھ جماعت کو تاکیدی ہدایت فرمائی کہ دنیا بھر میں اسلام کو قائم کرے اور اس اعلیٰ مقصد کے لئے جو حضور علیہ السلام کی بعثت کا بنیادی مقصد ہے پوری قربانی کرے۔ حضور تحریر فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے" (الوصیت ص ۸-۹)

جماعت احمدیہ کے قیام کا یہ مقصد عظیم کس طرح پورا ہو سکتا ہے؟ اور جماعت احمدیہ اس ذمہ داری سے کس طرح سبکدوش ہو سکتی ہے؟ اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نرمی اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے کے علاوہ اپنے اس رسالہ میں خاص گُر بیان فرمائے ہیں۔

(اوّل) یہ کہ جماعت کے سب لوگ تقویٰ اور پرہیزگاری کی زندگی اختیار کریں۔ اور اپنے نیک نمونہ سے عملی طور پر دنیا کے لوگوں پر ثابت کر دیں کہ وہ جس درخت کے پھل ہیں اس کی جڑیں گو زمین میں ہیں لیکن اس کی شاخیں آسمانوں کی بلندیوں کو چھو رہی ہیں۔

(دوم) یہ کہ تمام متقی اور مخلص احمدی اپنی آمد اور جائیداد کی اشاعت اسلام کے لئے ۱/۱۰ سے لیکر ۱/۳ تک وصیت کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وصیت کے اس نظام کو ایک امتحان اور منافقوں کے لئے گراں اور مشکل قرار دیا ہے۔ گویا اس زمانہ کا یہ مالی جہاد ہے۔ جو ایک سچے احمدی کو کرنا چاہیئے۔ حضور علیہ السلام کے ارشاد اور ہدایت کے مطابق تقویٰ و پرہیزگاری کی زندگی بسر کرنا اور مسلسل مالی قربانی کرنا ہر احمدی کا فرض ہے اور یہی وہ ذریعہ ہے جس سے ہم اس اعلیٰ مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔ جو قرآن کریم کی اشاعت۔ اسلام کی ترقی اور یتامیٰ اور بیوگان کی خدمت کا مقصد ہے۔

پس احمدی احباب کو وصیتیں کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیئے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

# نظارت بیت المال میں انسپکٹر کی ضرورت

نظارت بیت المال کو ایک انسپکٹر کی ضرورت ہے جس کا کام مقامی جماعتوں کے چندوں کی تشخیص ان کے حسابات کی پڑتال اور نظارت بیت المال سے متعلق دیگر فرائض کی سرانجام دہی ہے۔

امیدوار کے لئے حسابات میں مہارت رکھنا اور وعظ و نصیحت کی قابلیت کا ہونا ضروری ہے تعلیمی معیار کم از کم میٹرک پاس یا مولوی فاضل پاس ہو اگر اس کے علاوہ بھی کوئی تعلیمی قابلیت رکھتا ہو تو اسکو ترجیح دی جائیگی عمر ۲۰ سے ۳۰ سال ہونی چاہیئے۔ ابتدائی تنخواہ ۹۰/- روپے ماہوار ہوگی۔ ایک سال کا عرصہ کارکنی امتحانی ہوگا۔ اطمینان بخش کام کی صورت میں ۱۳۰-۴-۹۰ کے گریڈ میں استقلال ہو سکے گا۔

خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مقامی جماعتوں کے امیر یا پریذیڈنٹ صاحبان کی سفارش کیساتھ ۱۰ اکتوبر ۶۵ء تک نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

**دعائے مغفرت** برادرم نائب صوبیدار لعل دین صاحب ابن عنایت اللہ صاحب ملک کا دفاع کرتے ہوئے شہید ہو گئے ہیں احباب جماعت سے شہید کے بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(بابو نیک محمد۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھون۔ ضلع جہلم)

# پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں مگر ان میں کوئی گریجویٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ وہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں۔ اور قرضے کے اوپر کچھ وظیفہ دے دیا کریں۔ تو چند سال میں کئی لڑکے گریجویٹ بن سکتے ہیں

## خلاصہ سکیم!

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بذریعہ سکیم مرکز میں بھیجے ہر نئے سال قسط گھٹایا بڑھایا جا سکتا ہے اس کی سال جمع شدہ رقم کا ۵٪ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی ۵٪ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا کوئی اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ۵٪ حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال ۵٪ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال ساری رقم یا بقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے:۔

اوّل زمیندارہ قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا اور پنجم مختص بالذات

اول دوم سوم کا یونٹ ضلع ہوگا (یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی) چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے۔ ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا اور مختص بالذات کہلائے گا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ حسنہ دیں گے ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی۔ اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے

آپ از راہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ یہ ایک صدقہ جاریہ ہے اس میں شامل ہو کر آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء مبارک کو پورا کر سکتے ہیں۔ آپ کی رقم سے اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف جاری ہوں گے اور پھر آپ کی رقم بذمہ صدر انجمن احمدیہ محفوظ بھی رہے گی جو حسب قواعد آپ کو واپس ملے گی۔ پس ہم خرمہ و ہم ثواب حسب استطاعت حصہ لیں اور رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ "پنجسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ" کی مد میں ارسال فرمایا کریں۔

(ناظر تعلیم)

# مسجد احمدیہ ڈنمارک میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن مخلص بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے، ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ

قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۱۸۳ محترمہ بشریٰ البشیر صاحبہ لیکچرار جامعہ نصرت فاروس ربوہ .. — ۳۰۰ روپے
۱۸۴ محترمہ امۃ الرزاق صاحبہ اہلیہ سید منیر احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ .. — ۳۰۰ روپے
۱۸۵ محترمہ انیسہ بھٹی صاحبہ ناظم آباد کراچی .. — ۳۰۰ روپے
۱۸۶ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ بیگم چوہدری رشید احمد صاحب کراچی .. — ۳۰۰ روپے
۱۸۷ " منجانب والد چوہدری مدد احمد صاحب کراچی .. — ۳۰۰ روپے
۱۸۸ محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری دوست محمد صاحب جڑانوالہ .. — ۳۰۰ روپے
۱۸۹ لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ .. — ۳۰۰ روپے
۱۹۰ محترمہ قانتہ ثانیہ صاحبہ بنت قاضی محمد رشید صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ .. — ۳۳۰ روپے
۱۹۱ محترمہ مدد بیگم صاحبہ اہلیہ محمد احمد صاحب کھوکھر .. — ۳۰۰ روپے

(نائب وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

# ضلع وار گوشوارہ وعدہ جات و وصولی تحریک جدید سال ۳۱/۲۱

## لغایت ۲۰ ستمبر ۱۹۶۵ء

امراء و قائدین اضلاع و علاقہ جات سے درخواست ہے کہ اپنے اپنے حلقہ میں تحریک جدید کے چندوں کی وصولی کو جلد از جلد سو فیصدی تک پہنچانے کا اہتمام فرمائیں سال رواں ۳۱ اکتوبر ۶۵ء کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

| نمبر شمار | نام جماعت | وعدہ سال ۳۱/۲۱ | وصولی فیصدی لغایت ۲۰/۹/۶۵ء |
|---|---|---|---|
| ۱- | آزاد کشمیر علاقہ | ۱۵۱۸ | ۶۳ |
| ۲- | بہاولپور ڈویژن | ۵۵۲۰ | ۸۹ |
| ۳- | جھنگ ضلع (باستثناء ربوہ) | ۷۰۰۱ | ۷۸ |
| ۴- | جہلم ضلع | ۴۲۱۳ | ۹۳ |
| ۵- | حیدرآباد ڈویژن | ۲۰۶۷۵ | ۵۸ |
| ۶- | خیرپور ڈویژن | ۱۲۸۹۳ | ۶۰ |
| ۷- | ڈیرہ غازی خان ضلع | ۱۱۲۵ | ۶۰ |
| ۸- | ربوہ شہر | ۵۸۲۹۵ | ۴۸ |
| ۹- | راولپنڈی ضلع | ۲۶۹۳۰ | ۷۲ |
| ۱۰- | سرگودھا ضلع | ۲۲۸۲۲ | ۶۴ |
| ۱۱- | سیالکوٹ ضلع | ۲۰۷۷۲ | ۵۰ |
| ۱۲- | سابق صوبہ سرحد | ۱۸۲۹۸ | ۶۲ |
| ۱۳- | شیخوپورہ ضلع | ۱۵۹۰۷ | ۵۶ |
| ۱۴- | کراچی شہر | ۷۰۹۶۸ | ۶۸ |
| ۱۵- | کوئٹہ ڈویژن | ۱۱۶۰۶ | ۸۷ |
| ۱۶- | کیمبل پور ضلع | ۲۰۴۸ | ۹۱ |
| ۱۷- | گوجرانوالہ ضلع | ۱۳۹۳۳ | ۷۴ |
| ۱۸- | گجرات ضلع | ۱۴۴۹۱ | ۶۷ |
| ۱۹- | لائلپور ضلع | ۲۲۰۸۲ | ۶۶ |
| ۲۰- | لاہور ضلع | ۴۷۰۹۲ | ۶۵ |
| ۲۱- | ملتان ضلع | ۱۱۳۱۰ | ۴۹ |
| ۲۲- | منٹگمری ضلع | ۱۰۹۴۹ | ۶۸ ½ |
| ۲۳- | مظفر گڑھ ضلع | ۲۱۸۹ | ۳۷ |
| ۲۴- | میانوالی ضلع | ۱۷۵۵ | ۶۶ |
| ۲۵- | مشرقی پاکستان علاقہ | ۱۷۱۶۱ | ۴۶ |
| | میزان | ۴۴۱۵۵۳ | ۶۳۸ |

# درخواستہائے دعا

میرے ابا جان چند دنوں سے بیمار ہیں۔ جملہ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ میرے والد صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (منیرہ میر ولد آباد بنت میر ظفر علی صاحب)

۲- خاکسار کا چھوٹا لڑکا عزیز نعیم اسلم بیمار ہے اور ہسپتال میں داخل ہے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (خاکسار مرزا عظیم بیگ)

۳- میری طبیعت ذیابیطس کی تکلیف سے بہت زیادہ خراب رہتی ہے شدید کمزوری ہو گئی ہے۔ تمام احمدی بھائیوں سے دعا کی درخواست کرتی ہوں

(اہلیہ محمد شمس الدین صاحب بھاگل پوری مرحوم کراچی)

ترسیلات زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

# ٹیٹوال سیکٹر میں بھارت کے ایک تازہ فوجی حکم نامہ کی دستیابی

## پاکستان پر دوبارہ حملہ کرنے کے منصوبوں اور خطرناک جنگی عزائم کا انکشاف

راولپنڈی ۱۸ اکتوبر۔ ٹیٹوال سیکٹر میں دشمن کا ایک تازہ فوجی حکم نامہ پاکستانی فوجوں کے ہاتھ آیا ہے جس سے پاکستان پر دوبارہ حملہ کرنے کے منصوبوں اور اس کے نہایت خطرناک جنگی عزائم کا انکشاف ہوا ہے۔ یہ حکم نامہ اس امر کا بین ثبوت ہے کہ بھارت ایک سوچے سمجھے منصوبے کے ماتحت جان بوجھ کر فائر بندی کی خلاف ورزیاں کر رہا ہے اور اس بات پر تلا ہوا ہے کہ پاکستان پر دوبارہ حملہ کر کے جنگ کی آگ کو بھڑکا دے۔ یہ حکم نامہ جوڑا کے علاقہ میں کماؤں رجمنٹ کی چوتھی بٹالین کے قبضہ سے برآمد ہوا ہے۔

اس حکم نامہ سے پتہ چلتا ہے کہ بھارت نے فائر بندی کے باوجود دریائے کشن گنگا کے مشرق میں اس بڑے علاقہ پر قبضہ کرنے کا منصوبہ بنا رکھا تھا جس پر ۱۹۴۹ء میں جنگ بندی کے وقت سے پاکستان کا قبضہ ہے اُس نے اس علاقے کے سارے پتوں کو اڑا دینے کا منصوبہ بھی بنایا تھا۔ اور اس سارے منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے پورا ایک بریگیڈ مقرر کیا تھا اسے توپوں سے مسلح کیا گیا تھا اس کے واسطے گولہ بارود کے استعمال کی کوئی حد نہیں رکھی گئی تھی اور یہ سارا گولہ بارود اسے مہیا کر دیا گیا تھا اس کے لئے ہیلی کوپٹر استعمال ہو رہے تھے۔ مختلف پل اڑانے کا کام مختلف بٹالینوں کے سپرد کیا گیا تھا۔ اس منصوبے کے ۶ اکتوبر کو پورا کئے جانے کا حکم دیا گیا تھا۔ اس سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ اگرچہ بھارت نے فائر بندی کی خواہش کی تھی لیکن اس کی نیت جنگ بند کرنے کی نہ تھی بلکہ وہ فائر بندی سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔ اسی لئے وہ دوسرے محاذوں پر بھی ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت فائر بندی کی عمداً خلاف ورزیاں کر رہا ہے چنانچہ اس منصوبے کے لئے جو بریگیڈ مقرر کیا گیا تھا وہ چین کا محاذ کے لئے لیہہ کے علاقہ میں تعینات تھا۔ اس سے صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ بھارت کو چین سے قطعاً کوئی خطرہ نہیں ہے اس نے محض چین کا ہوّا دکھا دکھا کر مغربی ملکوں سے ہتھیار بٹورنے کی مہم چلا رکھی ہے۔

## جی ایم صادق کی جان کو شدید خطرہ

سری نگر۔ ۱۸ اکتوبر۔ مقبوضہ کشمیر کی کٹھ پتلی حکومت کے وزیروں اور اعلیٰ افسروں کی جان بچانے کے لئے حفاظت کے سخت ترین انتظامات کئے گئے ہیں۔ ایسے انتظامات پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آئے۔ وہ اپنے گھروں سے دفتر کے سوا کہیں نہیں جاتے اور اس غرض کے لئے جب بھی گھر سے باہر آتے ہیں پولیس کی حفاظت میں ہی آتے ہیں اب معلوم ہوا ہے کہ پچھلے ہفتہ کے آخر میں کٹھ پتلی وزیر اعظم جی ایم صادق کی جان کو سخت خطرہ ہے تھی محکمہ جاسوسی نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ فوراً ریاست سے باہر چلے جائیں چنانچہ وہ اپنی جان بچانے کے لئے دہلی چلے گئے اور ایک ہفتہ تک وہاں ٹھہرے رہے۔

## سری نگر کی نازک صورت حال کے متعلق نیویارک ٹائمز کا اطلاع

نیویارک ۱۸ اکتوبر۔ مشہور امریکی اخبار "نیویارک ٹائمز" نے اطلاع دی ہے کہ سری نگر میں تمام دن فوج اور پولیس کے مسلح دستے گشت لگاتے رہتے ہیں شہر بھر میں دکانیں بالکل بند ہیں۔ رات کو سارے شہر میں اور دن کو شہر کے بعض حصوں میں کرفیو نافذ رہتا ہے۔ ٹائمز کے نامہ نگار کا کہنا ہے دن بھر شہر میں طیارہ کی ڈولیاں گھومتی رہتی ہیں وہ غیر ملکی نامہ نگاروں کو پرچیاں دے جاتے ہیں جن پر لکھا ہوا ہوتا ہے "ہمارا مطالبہ رائے شماری ہے ہم مریں گے تو پاکستان کے لئے اور جئیں گے تو پاکستان کے لئے۔"

# مختلف سیکٹروں میں بھارت کی طرف سے فائر بندی کی سنگین خلاف ورزیاں

## بھارتی فوج نے بین الاقوامی سرحد بھی پار کر کے ایک تنگ علاقہ پر قبضہ کر لیا

راولپنڈی ۱۸ اکتوبر۔ بھارتی فوجوں نے ہندوستان اور مغربی پاکستان کے مختلف سیکٹروں اور کشمیر کے دو سیکٹروں میں فائر بندی کی نئی اور سنگین خلاف ورزیاں کی ہیں۔ ہندوستان مغربی پاکستان میں سب سے زیادہ سنگین خلاف ورزی انہوں نے راجستھان میں کی ہے جمعہ ۱۶ اکتوبر کی صبح کو بھارتی فوج نے پاکستان کی کنٹرول لائن سے ذرا دور کچھ علاقہ پر قبضہ کر لیا پھر ایک مقام پر اس نے بین الاقوامی سرحد بھی پار کی اور ہمارے علاقے کی ایک تنگ پٹی پر قبضہ کر لیا اقوام متحدہ کے مبصروں سے کہا گیا ہے کہ وہ بھارت کو سارا علاقہ خالی کرنے پر مجبور کریں ورنہ فائر بندی کی ان خلاف ورزیوں کے سنگین نتائج نکلیں گے

کل ڈیڑھ بجے دوپہر کھیم کرن کے علاقہ میں بھارتی فوج نے ہمارے مورچوں پر گولہ باری کی۔ اس گولہ باری میں اس نے ۹" دہانے کی توپیں بھی استعمال کیں۔ جب پاکستانی فوجوں نے گولہ باری کر کے اس جارحیت کا جواب دیا تو بھارتی فوج نے گولہ باری بند کر دی۔

فاضلکا سیکٹر میں ۱۵ اور ۱۶ اکتوبر کی رات کو بھارتی فوج نے ہماری چوکیوں پر فائرنگ کی۔ اور جب ہماری فوج نے جواب میں فائرنگ کی تو دشمن نے فائرنگ بند کر دی۔

سیالکوٹ سیکٹر میں بھارتی فوج نے ہمارے بعض کسانوں پر گولیاں چلائیں یہ کسان الہڑ ریلوے اسٹیشن کے قریب اپنے کھیتوں میں فصل کاٹ رہے تھے جب پاکستانی فوج نے ان حملہ آوروں کو للکارا تو وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔

بھارتی فوج نے راجوری اور منڈھر کے علاقوں میں بھی فائر بندی کی خلاف ورزیاں کی ہیں راجوری کے علاقہ میں اس نے ۱۴ اکتوبر کی رات کو حملہ کیا جسے ہماری فوجوں نے پسپا کر دیا۔ ۱۵ اکتوبر کی رات کو بھی دشمن نے ہماری چوکیوں پر فائرنگ کی۔ منڈھر سیکٹر سے بھی گولہ باری اور فائرنگ کی ایسی ہی خبریں ملی ہیں۔ اقوام متحدہ کے مبصروں سے ان تمام خلاف ورزیوں کی شکایت کر دی گئی ہے۔

# مقبوضہ کشمیر میں بھارتی سامراج کے خلاف طلباء کی تحریک نے انقلاب کی شکل اختیار کر لی

## سری نگر میں طلباء اور پولیس کے درمیان متعدد شدید تصادم۔ پولیس نے طلباء پر بار بار لاٹھی چارج کیا

مظفر آباد۔ ۱۸ اکتوبر۔ کل سری نگر میں پولیس اور طلباء کے درمیان متعدد شدید تصادم ہوئے۔ صدائے کشمیر ریڈیو نے اطلاع دی ہے کہ کل سری نگر کے زیریں اور وسطی علاقوں میں طلباء نے بڑے بڑے جلوس نکالے۔ پولیس نے ان جلوسوں پر بار بار لاٹھی چارج کیا جس سے بہت سے لوگ زخمی ہو گئے ان میں طلباء بھی شامل ہیں۔ طلباء نے پولیس پر شدید پتھراؤ کیا۔ پولیس نے بہت سے لوگوں کو گرفتار کر لیا۔ ریڈیو نے مزید اطلاع دی ہے کہ عوام اور طلباء دفعہ ۱۴۴ اور کرفیو کی برابر خلاف ورزیاں کر رہے ہیں اور جلوس نکال رہے ہیں، مقبوضہ کشمیر نے صورت حال پر قابو پانے کے لئے سری نگر کے تمام تعلیمی ادارے بند کر دیئے ہیں۔ کچھ ادارے فوج کے کنٹرول میں دے دیئے گئے ہیں کل سری نگر ریڈیو نے بھی تعلیمی ادارے بند کئے جانے کا اعتراف کر لیا حالانکہ وہ کئی دن سے بار بار یہ اعلان کر رہا تھا کہ سری نگر میں اب سکون ہے اور تعلیمی اداروں میں تعلیم و تدریس کا سلسلہ معمول کے مطابق جاری ہے۔ صدائے کشمیر ریڈیو نے اطلاع دی ہے کہ سری نگر میں ہڑتال بدستور جاری ہے اور پولیس کے دباؤ ڈالنے کے باوجود دکانداروں نے دکانیں کھولنے سے انکار کر دیا ہے۔ بارہ مولا، سوپور اور اننت ناگ سے بھی مظاہروں کی اطلاع ملی ہے۔ صدائے کشمیر ریڈیو نے مقبوضہ [illegible] صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے بتایا [illegible] خلاف طلباء [illegible]

رجسٹرڈ بمبئی